ماہ رمضان کے فضائل اور اُسکے ضروری مسائل

(از مولوی ابو شحمہ خاں بستوی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

مسلمانو! اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ماہ رمضان کا روزہ بھی ہے اس کی فرضیت میں مجال شبہ نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے یا یھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (ترجمہ) اے ایمان والو تم پر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کا منکر کافر ہے اور بغیر عذر شرعی کے اس کا ترک کرنے والا اول نمبر کا فاسق وفاجر ہے اس کی سزا جہنم کی آگ ہے رمضان کے فضائل کے متعلق کثرت سے حدیثیں موجود ہیں۔ جن میں سے چند حدیثیں ذیل میں نقل کی جاتی ہیں:-

(۱) اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایۃ فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ (بخاری مسلم) جب رمضان کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں دوسری روایت کے مطابق رحمت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ (۲) من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔ جس نے رمضان مبارک کے روزے اجر وثواب کی غرض سے بہ نیت خالص رکھا اس کے تمام اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (۳) کل عمل ابن اٰدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک والصیام جنۃ الحدیث۔ آدمی کے ہر عمل خیر کا ثواب دس گنا زیادہ ملتا ہے اور بڑھتے بڑھتے سات سو تک پہنچ جاتا ہے لیکن روزہ کا ثواب ان سب عملوں کے ثوابوں سے بالاتر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا ثواب میں خاص اپنے لطف وکرم سے بندے کو دونگا کیونکہ بندہ میرے ہی لئے تمام دنیاوی لذتوں کو ترک کر دیتا ہے۔ روزہ دار کو دو وقت میں بہت خوشی ہوتی ہے ایک تو جس وقت افطاری کیلئے بیٹھتا ہے اور دوسری خوشی جب باری تعالیٰ سے ملاقات کریگا روزہ عذاب جہنم سے بچانے کیلئے ڈھال ہے۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جو ایسے بابرکت اور مقدس مہینہ کو پاکر فسق وفجور ولہو ولعب میں پڑ کر اپنی بے حیائی اور غفلت کی وجہ سے اس مہینہ کی برکتوں سے محروم رہتے ہیں بلکہ اُلٹا روزہ داروں کا مذاق اڑاتے ہیں فویل لھم ثم ویل لھم +

شہادت رویت ہلال

رمضان کے چاند دیکھنے میں ایک معتبر سچے دیندار کی گواہی کافی ہے۔ عن ابن عباس

قال جاء اعرابی الی النبی صلعم فقال انی رایت الھلال یعنی ھلال رمضان فقال اتشھد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال اتشھد ان محمدا رسول اللہ قال نعم فقال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا۔ یعنی فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول ہم نے رمضان کا چاند دیکھ لیا ہے آپ نے فرمایا کیا تم شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں کہا ہاں آپ نے فرمایا کیا تم شہادت دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں کہا ہاں آپ نے بلال کو حکم دیا کہ اے بلال اعلان کردو کہ لوگ کل سے روزہ رکھیں۔ حضرت ابن عمر سے بھی اس قسم کی ایک حدیث آئی ہے علامہ شوکانی انھیں دونوں حدیثوں کے تحت میں فرماتے ہیں والحدیثان یدلان علی انھا تقبل شھادۃ الواحد فی دخول رمضان یعنی ان دونوں حدیثوں سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ رمضان کا روزہ رکھنے کیلئے ایک معتبر شخص کی شہادت کافی ہے قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین متفق علیہ آپ فرماتے ہیں چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور چاند دیکھکر افطار بھی کیا کرو اگر بدلی ہوجائے اور چاند کو نہ دیکھ سکو تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو اسی طرح رمضان میں بھی اگر ۲۹ تاریخ کو بدلی ہو اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرنے چاہئیں۔ رمضان المبارک کے خاتمہ پر روزہ ترک کرنے کیلئے کم از کم دو معتبر گواہوں کی ضرورت ہے ایک کی شہادت کافی نہیں۔

مشکوک دن میں روزے کا حکم۔ شعبان کی ۲۹ ویں تاریخ کو مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے اگر چاند نظر نہ آیا تو دوسرے دن کا روزہ جائز نہ ہوگا بلکہ وہ شعبان کی تیسویں تاریخ ہوگی۔ بعض لوگ اس خیال سے روزہ رکھ لیتے ہیں کہ کل اگر کسی جگہ سے چاند دیکھنے کی خبر آگئی تو رمضان کا روزہ ہو جائیگا ورنہ نوافل میں سے شمار ہوگا۔ ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں۔ ابوداؤد میں روایت موجود ہے۔ عن عمار بن یاسر قال من صام الیوم الذی یشک فیہ فقد عصی ابا القاسم صلے اللہ علیہ وسلم یعنی جس نے شک کے دن میں روزہ رکھا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اسی طرح رمضان کے استقبال میں ایک دو دن پہلے سے روزہ رکھنا بھی ناجائز ہے ہاں اگر وہ پہلے سے رکھتا چلا آرہا ہے اور درمیان میں یہ دن بھی اتفاقاً آگیا تو مضائقہ نہیں یا مہینہ کے آخر میں ہمیشہ روزہ رکھا کرتا ہے۔

ایک جگہ کے چاند کا دوسری جگہ کیلئے کیا حکم ہے؟۔ ایک شہر میں چاند دیکھا گیا اور دوسری جگہ چاند نظر نہیں آیا تو کیا اس جگہ کا چاند کا دیکھنا دوسرے شہر والوں کیلئے معتبر ہے یا نہیں علماء امت میں سے ایک گروہ جائز کہتا ہے اور دوسرا عدم جواز کا قائل ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اگر دونوں شہروں میں زیادہ فاصلہ ہو جسکی وجہ سے دونوں جگہوں کے طلوع وغروب میں زیادہ اختلاف پیدا ہوتا ہو یعنی ایک جگہ چاند نظر آئے اور دوسری جگہ بعد مسافت کی وجہ سے نظر نہ آئے تو اس صورت میں ایک جگہ کا چاند دیکھنا دوسری جگہ کے لئے معتبر نہیں جیسا کہ اس کی تائید ابن عباس کی اس روایت سے ہوتی ہے جو مسلم میں موجود ہے ہذا ما عندی واللہ اعلم

سحری کھانے کی فضیلت اور وقت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تسحروا فان فی السحور برکۃ (بخاری و مسلم) مسلمانو! سحری کھایا کرو کیونکہ اس کے کھانے میں برکت ہوتی ہے ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکلۃ السحر (مسلم) ہمارے اور اہل کتاب (عیسائی اور یہودی) کے روزے کے درمیان فرق کرنیوالی چیز سحری کا کھانا ہے یعنی اہل کتاب بغیر سحری کھائے ہوئے روزہ رکھتے ہیں اور ہم مسلمان سحری کھا کر روزہ رکھتے ہیں سحری کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں سنن وغیرہ میں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ سحری کھانا باعث خیر و برکت ہے سحری ضرور کھا لینا چاہیے خواہ تھوڑی ہی چیز کیوں نہ ہو۔ سحری کا مسنون وقت صبح صادق سے پہلے اخیر شب ہے چنانچہ زید بن ثابت صحابی فرماتے ہیں تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوۃ قال کم کان قدر ذلک قال قدر خمسین آیۃ۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری اور آپ کی نماز کے درمیان صرف پچاس آیت کے پڑھنے کے برابر وقفہ ہوتا تھا پس بہتر یہی ہے کہ وقت پہچان کر صبح صادق سے پہلے اخیر رات میں سحری کھائی جائے اگر صبح صادق کے بعد سحری کھائی تو وہ روزہ نہیں ہوگا بلکہ اس کی قضا کرنی پڑے گی۔

روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا چاہیے۔ جب سورج غروب ہوجائے اور مشرق (پورب) سے آسمان کے کناروں میں سیاہی ظاہر ہوجائے تو فوراً افطار کر لینا چاہیے بلا وجہ شک میں پڑ کر دیر نہ کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے اذا اقبل اللیل من ھھنا وادبر النہار من ھھنا وغابت الشمس فقد افطر الصائم۔ یعنی جب مشرق سے سیاہی نمودار ہوجائے اور آفتاب ڈوب جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت آگیا۔ نیز فرمایا لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر یعنی لوگ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔ حدیث قدسی ... ہے احب عبادی الی اعجلھم فطرا یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ لیکن جلدی کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ آفتاب ڈوبنے سے پہلے ہی افطار کرلے بلکہ مطلب یہ ہے کہ آفتاب غروب ہوجانے کے بعد پھر خواہ مخواہ دیر نہ کرنی چاہیے ہاں بدلی کے دنوں میں جبکہ سورج نظر نہ آتا ہو تو احتیاط کرنی چاہیے۔ روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ خدایا میں نے تیری ہی رضامندی کیلئے روزہ رکھا تھا اور تیری ہی دی ہوئی روزی سے افطار کرتا ہوں۔ اور پڑھے ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ پیاس بجھ گئی رگیں تر ہوگئیں روزہ کا ثواب ثابت ہوچکا اگر اللہ نے چاہا۔ کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے اگر یہ نہ میسر ہو تو پانی سے افطار کرلے۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب۔ کسی روزہ دار کا روزہ کھلوانا بہت ثواب کا کام ہے اپنے خویش و اقارب کے روزہ افطار کرانے کے ساتھ فقراء اور مساکین اور بیوہ عورتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے مسجدوں میں افطاری بھیجکر ثواب دارین حاصل کرنے میں ہر مستطیع شخص کو سبقت کرنی چاہیے۔ حدیث میں آیا ہے من فطر صائما او جھز غازیا فلہ اجر مثلہ (بیہقی) جس شخص نے کسی شخص کا روزہ اپنے پاس سے کھلوادیا یا کسی غازی کا سامان لڑائی تیار کرا کے

روانہ کردیا تو اس شخص کو بھی اس روزہ دار یا غازی فی سبیل اللہ کے برابر اجر ملیگا ایک اور حدیث میں ہے جس شخص نے کسی شخص کا روزہ افطار کرادیا تو اس شخص کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور وہ جہنم کی آگ سے آزاد ہوجاتا ہے بعض جاہل یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے کسی کی چیز سے روزہ افطار کرلیا تو ہمارے روزہ کے ثواب میں کمی ہوجاتی ہے یہ عقیدہ بالکل باطل ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں کہ اس کے حصہ سے کاٹ کر دوسرے کو دے۔ صاف حدیث میں آگیا ہے کان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شیٔ یعنی روزہ کھلوانے والے کو اسی روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا لیکن اس کے ثواب میں کچھ کم نہ ہوگا حدیث میں آیا ہے من اشبع صائماً سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ۔ الحدیث۔ کسی شخص نے اگر کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کے کھانا کھلا دیا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو حوض کوثر سے اتنا پانی پلائے گا کہ کبھی وہ شخص پیاسا نہ ہوگا یہانتک کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

روزہ کی حالت میں کون سی باتیں جائز ہیں۔ روزہ کی حالت میں تر مسواک کرسکتا ہے سر میں یا بدن کے کسی حصہ میں تیل مالش کراسکتا ہے آنکھ میں سرمہ بغیر کسی ضرورت کے لگا سکتا ہے۔ کپڑا تر کرکے سر پر رکھنا۔ سالن کا نمک چکھ کر فوراً تھوک دے حلق کے اندر نہ جانے پائے صبح صادق کے بعد غسل جنابت کرنا پچھنا لگوانا بیوی سے بوسہ کنار ہونا اگر وہ اپنی شہوت پر قادر ہو یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ جماع کر بیٹھے۔ خود بخود قے کا آجانا چاہے زیادہ ہو یا کم۔ احتلام ہوگیا یا کسی نے بھول کر کھا پی لیا ان مذکورہ بالا باتوں سے کسی قسم کا فساد روزہ میں نہیں آتا نہ اس پر قضا ہے اور نہ کفارہ۔

کفارہ قضا لازم ہونیکی صورت۔ اگر کسی شخص نے رمضان کے مہینہ میں جان بوجھکر اپنی بیوی سے جماع کرلیا ہے تو اس شخص پر کفارہ اور قضا دونوں لازم ہے یعنی روزہ کے بدلے روزہ رکھے اور چونکہ دانستہ طور سے اس نے یہ فعل کیا اسلیئے کفارہ دینا ہوگا جس کی تفصیل یہ ہے ایک غلام آزاد کرے اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دو مہینہ تک پے درپے روزے رکھے اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے **بیمار۔ مسافر۔ حاملہ۔ مرضعہ کیلئے شرعی رخصت**۔ مسافر ہو یا بیمار ان دونوں کیلئے شریعت کی طرف سے رکھنے نہ رکھنے میں اجازت ہے فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر اسی طرح دودھ پلانے والی عورت یا حاملہ کو اگر روزہ رکھنے میں نقصان اور ضرر کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھیں لیکن جب یہ سب عذر دفع ہوجائیں تو ان روزوں کی قضا دینی پڑے گی یعنی پھر روزے رکھنے پڑینگے

صدقہ فطر کن لوگوں پر فرض ہے" صدقہ فطر کی فرضیت کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وہ شخص صاحب نصاب ہو بلکہ ہر امیر وغریب پر یہ فرض ہے ہر وہ شخص جس کے پاس بال بچوں کے خرچ کے بعد اتنا بچ رہے کہ وہ ہر ایک کی طرف سے ایک صاع ادا کرسکتا ہے تو اسے ادا کرنا چاہیئے بلکہ وہ فطرہ جو مالداروں کے یہاں سے اس شخص کو ملا ہے اس میں سے ادا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد اللہ اکثر

طعما عطے۔ صدقہ فطر کے ذریعے اللہ تعالیٰ مالدار کو پاک صاف کر دیتا ہے اور غریب کو جتنا اس نے دیا ہے اس سے کہیں زیادہ اس کی طرف لوٹا دیتا ہے۔ صدقہ فطر آزاد، غلام، بوڑھے، جوان، عورت، مرد بچہ سب پر فرض ہے لیکن بیوی یا غلام یا بچے کا فطرہ گھر کے مالک کو ادا کرنا ہوگا۔ ہر شخص کی طرف سے ایک ایک صاع دیا جائے گا عید کی نماز میں جانے سے پہلے ہی صدقہ فطر ادا کر دینا چاہیئے۔ اگر بعد نماز کے ادا کریگا تو وہ صدقہ فطر نہ ہوگا بلکہ عام خیرات کے حکم میں ہوگا۔

عید الفطر کی مسنون باتیں۔ عبداللہ ابن عمر عید کے روز غسل کر لیا کرتے تھے اور عمدہ اور انفس کپڑا پہنکر عید کی نماز کیلئے جایا کرتے تھے بہترین خوشبو استعمال کرنا چاہیئے۔ نماز کو جاتے وقت بلند آواز سے راستہ میں تکبیر پکارنا چاہیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسا ہی کیا کرتے تھے ایک حدیث میں ہے کہ عیدین کو تکبیر سے زینت دو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ عید کی نماز کے لئے پیدل جانا چاہیئے۔ عن علی قال من السنۃ ان تخرج الی العید ماشیًا وان تاکل شیا قبل ان تخرج یعنی مسنون طریقہ یہی ہے کہ عیدگاہ جاتے ہوئے پیدل جائے اور قبل جانے کے کچھ کھالے۔ اور ایک راستے سے اگر جائے تو واپسی کے وقت اس راستہ کو بدل دینا چاہیئے۔ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ کھجور یا چھوارے طاق کھا کر نکلنا چاہیئے اگر نہ ملے تو کوئی دوسری میٹھی چیز کھالینا چاہیئے کان رسول صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات ویاکلھن وترًا۔

عورتوں کا عیدگاہ میں جانا۔ عورتوں کو نماز عید کیلئے عیدگاہ میں لے جانا سنت ہے اہل علم کا برابر اس پر عمل رہا ہے بغیر تفریق جوان یا بوڑھی کنواری شادی شدہ وغیرہ کے حتی کہ حیض والی کو بھی جانا چاہیئے لیکن مصلے سے الگ رہے دعائے خیر میں مسلمانوں کے ساتھ شرکت کرے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض عورتوں کے پاس چادر وغیرہ نہیں ہوتی وہ کیسے جائے آپ نے فرمایا اپنی دوسری بہن کے ساتھ ہو لے یعنی اس کی چادر میں لپٹ کر عیدگاہ جائے ان حدیثوں پر عمل نہ کرنے کے لئے جو لوگ حیلہ سازیاں کرتے ہیں کہ فتنہ کا زمانہ ہے۔ درحقیقت وہ نصوص کے مقابلے میں اپنی رائے کی اتباع کرتے ہیں پس ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار ✣ مت دیکھ کسی کا قول و کردار

عید کی نماز کا طریقہ۔ پہلے دل میں نیت کرے پھر دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہکر سینے پر باندھ لے پھر سات دفعہ اللہ اکبر کہے اس کے بعد اللھم باعد بینی یا سبحانک اللھم پوری پڑھکر سورہ فاتحہ پڑھے اور اگر امام ہو تو اس کے بعد سورہ ق یا سورہ اعلیٰ پڑھے پھر رکوع میں جائے حسب دستور سجدے وغیرہ سے فارغ ہو کر کھڑا ہو جائے اور پانچ مرتبہ پھر اللہ اکبر کہکر سورہ فاتحہ پڑھے اور امام ہو تو اس کے بعد سورہ قمر یا سورہ غاشیہ پڑھے

پھر اللہ اکبر کہکر رکوع میں جلئے رکوع اور سجدہ سے فارغ ہوکر حسب دستور تشہد وغیرہ پڑھکر سلام پھیردے۔

عید کے بعد کے چھ روزے۔ جس شخص نے رمضان کے روزے پورے کرنے کے بعد اسکے متصل ہی یا دو چار روز کے بعد پے درپے یا ناغہ کرکے شوال ہی کے مہینہ میں چھ روزے اور رکھ لئے تو اسے سال بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے حدیث میں ہے

من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال فذالک صیام الدھر (مسلم)

اعلان داخلہ

مدارس عربیہ کے عام دستور کے مطابق، دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے تعلیمی سال کی ابتدا و انتہا بھی شوال اور شعبان کے مہینوں سے ہوتی ہے۔ چنانچہ سال رواں کی سالانہ کارگذاری اور امتحان سالانہ کی کیفیت وغیرہ محدث کے اسی نمبر میں کسی دوسرے صفحہ پر درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اب آئندہ سال کے داخلہ اور ابتدار تعلیم کے متعلق، امیدوار طلبہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۸ رشوال ۵۵ھ سے دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں داخلہ شروع ہوجائے گا۔ امتحان داخلہ کے بعد حسب استعداد و لیاقت مناسب جماعتوں میں داخل کیا جائے گا اور پھر ۱۲ رشوال ۱۳۵۵ھ سے مدرسہ میں باقاعدہ تعلیم شروع ہوجائے گی۔ اسلئے دارالحدیث کے وہ طلبہ بھی جو ایام تعطیل گذارنے کیلئے اپنے گھروں کو جارہے ہیں، مطلع رہیں کہ واپسی میں دیر نہ کریں، ورنہ اپنا علمی نقصان کرنے کے ساتھ مستحق سرزنش بھی ہوں گے۔

ضلع اعظم گڈھ اور اس کے اطراف ونواحی کے امیدوار طلبہ کی سہولت کیلئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو مولوی نذیر احمد صاحب املوی مدرس مدرسہ مذکور کے مکان پر ۲۰ رشعبان اور یکم شوال کے درمیان میں پہنچکر ان کو اپنے داخلہ کا امتحان دیدیں اور ان کی دستخطی تحریر لیکر آئیں تو ان کو مدرسہ میں داخل کرلیا جائے گا۔ مولوی صاحب موصوف کے پاس اس پتہ سے پہنچ سکتے ہیں۔ ضلع اعظم گڈھ میں قصبہ مبارکپور سے پورب طرف تقریبًا ۱½ میل کے فاصلہ پر موضع املو میں مولوی صاحب کا مکان ہے جو دریافت کرنے پر معلوم ہوجائیگا۔

نوٹ:۔ ریل سے جانے والے اسٹیشن جہاناگنج روڈ پر اتریں اور پھر وہاں سے بذریعہ سواری قصبہ مبارکپور تک جائیں

مہتمم مدرسہ